السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بندہ حج تمتع کرنا چاہتا ہے۔ اس نے شوال کے مہینے میں حج تمتع کی نیت سے عمرہ کیا تاکہ اس کو حج کا عمرہ نہ کرنا پڑے۔ جبکہ وہ بندہ مکہ مکرمہ سے دوردراز اپنے شہر میں واپس آگیا ہے۔ کیا اس کا یہ عمرہ حج کے لیے کافی ہوگا، یا اس کو دوبارہ عمرہ کرنا پڑے گا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج تمتع کا مطلب ہے کہ آپ حج کے سفر میں ہی عمرہ کرنے کا بھی فائدہ اٹھالیں۔ اگر کوئی شخص عمرہ کرنے کے بعد اپنے وطن واپس لوٹ آتا ہے تو گویا اس نے اپنے اس ایک سفر میں دو چیزوں سے استفادہ نہیں کیا۔ لہذا اس کی پہلی نیت منقطع ہوگئی۔ اب اگر وہ حج پر جانا چاہتا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہ (مفرد، قران اور تمتع سمیت) حج کی جس قسم کو پسند کرتا ہے، اسے ادا کرلے۔ پہلے سفر والا اس کا عمرہ ایک مستقل عمرہ اپنی جگہ قائم رہے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد2